خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 22۔نومبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 261 | ہفتہ 21 رجب۔1418ھ 22 نبوت 1376ھش 22 نومبر 1997ء

بااخلاق انسان کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب۔ خودپسندی۔ مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔(-)

اب خیال کرو یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے۔ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہو گا۔ اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہو گی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشا یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 50)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔ اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدو کوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے' اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ (ان سے عمدہ سلوک کرو) ہاں اگر وہ بے جا کام کرے' تو تنبیہہ ضروری چیز ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 403)

شکریہ احباب

○ محترمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ بریگیڈیئر وقیع الزمان صاحب تحریر فرماتی ہیں میرے خاوند محترم بریگیڈیئر وقیع الزمان خان صاحب کی وفات پر حضرت صاحب نے خطبہ میں بہت محبت اور شفقت سے ان کا ذکر خیر فرمایا اور اسی طرح بہت سے احباب جماعت نے خود تشریف لا کر اور بذریعہ ٹیلی فون' تار اور خطوط تعزیتی پیغام بھجوائے۔

میں چونکہ بوجہ بیماری فرداً فرداً سب کا جواب دینے سے قاصر ہوں اسلئے بذریعہ الفضل سب احباب کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو احمدیت کی برکت سے تمام دنیا سے ہمارے اس غم میں شریک ہوئے۔ اور موصوف کی بلندی درجات کے لئے اور اپنے اور اپنے بچوں کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب صدر محلہ دارالصدر شرقی ربوہ کے بڑے بھائی مکرم محمد عبداللہ خان صاحب ریٹائرڈ ایس پی مورخہ 18 نومبر 1997ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں وفات پا گئے 19 نومبر بروز بدھ صبح نو بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ان کا جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا محمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع بہاولنگر کے بہنوئی اور تایا زاد بھائی مکرم رانا محمد شہباز خان صاحب مورخہ 97-11-6 بروز جمعرات چک نمبر 168 مراد بہاولنگر بعمر 95 سال وفات پا گئے۔ اگلے روز بعد جمعہ محترم رانا محمد خان صاحب نے جنازہ پڑھایا اور مکرم رشید احمد طیب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

درخواست دعا

○ محترم عبدالشکور خان صاحب چونگی امرسدھو لاہور گزشتہ پندرہ یوم سے بوجہ بخار علیل ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے احباب سے شفاء کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

احساسات اور خیالات کی درستی کا ذریعہ کلام الٰہی ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ظاہری سامانوں کی فراوانی خوشی کا باعث نہیں ہوتی۔ دماغ کی پراگندگی دولت کو حقیر کر دیتی ہے۔ خیالات کی تکلیف ظاہری تکلیف سے بڑی ہوتی ہے۔ بچپن میں میں نے ایک ریڈر میں پڑھا تھا کہ ایک عورت کے بچے کو ایک جانور ایک پہاڑ کی بلند ترین چوٹی پر لے گیا۔ جب اس عورت کو معلوم ہوا تو وہ بے اختیار اس جانور کے تعاقب میں گئی اور اس چوٹی پر چڑھ گئی۔ بچہ کو حاصل کر لیا لیکن اب چوٹی سے اتر نہیں سکتی تھی۔ بمشکل اس کو اتارا گیا۔ وہ چوٹی جس پر لوگ عام حالات میں چڑھ نہیں سکتے تھے وہ عورت اس ماماتا کی ماری چڑھ گئی۔ اس عورت کے دل میں جو اپنے بچے کی محبت تھی اس نے جو انگیخت کی وہ کمزوری پر غالب آگئی اور وہ اس پر چڑھ گئی۔ پس معلوم ہوا کہ اصلی اور اعلیٰ درجہ کی چیز جو سب چیزوں میں عمدہ ہے۔ وہ خیالات کی صفائی ہے۔ ظاہری غلامی سے کہیں بڑی اور خوفناک غلامی خیالات کی غلامی ہے۔ خیالات سے جو بے اطمینانی ہوتی ہے ان کے باعث بادشاہوں نے اپنی بادشاہیوں کو چھوڑ دیا اور حکومت کی کوئی پروانہ کی۔ بدھ نے بادشاہی اس لئے چھوڑی کہ وہ بادشاہی میں اطمینان قلب نہیں پاتا تھا۔ مسلمانوں میں بھی ایسے بادشاہ ہوئے ہیں جنہوں نے حکومتوں کو خیالات کی بے اطمینانی کی خاطر چھوڑ دیا۔

احساسات کی صفائی اور خیالات کی درستی کا ذریعہ کلام الٰہی ہوتا ہے۔ انسان کے خیالات پاک نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی طرف سے مدد نہ آئے۔ جن لوگوں نے محض اپنی کوشش سے پاک ہونا چاہا وہ اندھیرے میں ٹھوکریں ہی کھاتے رہے۔ اور آخر جب معلوم ہوا تو یہ کہ وہ بیمار ہیں۔ ان لوگوں کو خاص باتوں کی دھن ہو جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ پاک ہو رہے ہیں مگر وہ انجام کار نامراد ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک دھوکے میں پڑے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ جو خیالات رائج کرتے ہیں۔ وہ نہ ان کے لئے باعث تسلی ہوتے ہیں نہ دوسروں کے لئے بلکہ آزادی کی بجائے انہوں نے اپنے آپ کو اور دوسروں کو قید کر دیا۔ ان کے ذریعہ نہ حقیقی راحت ملتی ہے نہ اطمینان مل سکتا ہے۔ اطمینان اسی کو ملا ہے جس کو خدا کی آواز آئی اور اس کو راستہ بتایا۔ وہی تسلی پانے والے ہیں جنہوں نے ان سے تعلق پیدا کیا۔ جن کو خدا کی آواز آئی۔ اور ان کے ذریعہ جو صفائی خیالات حاصل ہوتی ہے وہ عام حالات سے بہت ارفع و اعلیٰ اور بالا ہوتی ہے۔

(از خطبہ 20 اپریل 1923ء)

○○○

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 31۔اکتوبر 1997ء کو ایک بصیرت افروز خطبہ کے ذریعہ تحریک جدید کے سال نمبر 64 کا اعلان فرما دیا ہے۔ استطاعت کے مطابق وعدے پیش کریں۔

بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

22 نبوت 1376 ہش   22 نومبر 1997ء

نیکی اور پاکیزگی کو پھیلائیں

یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ انسان خود نیک اور پاک ہو وہ کسی کو ضرر نہ پہنچائے بلکہ جہاں تک ہو سکے وہ بنی نوع انسان کی مدد کرے۔ اگر کہیں مدد کی ضرورت ہو تو بجائے ہچکچانے کے وہ خوش دلی کے ساتھ آگے بڑھے اور مدد کرے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ہم نیک اور پاک ہونے کی حالت میں بھی دوسروں کو نیک اور پاک بنانے کی کوشش کریں۔ جب لوگ اکٹھے رہتے ہیں تو جہاں ایک شخص بھی نیک اور پاک نہ ہو اور اس کے دل میں شرانگیزی ہو تو سب لوگوں کو اس کا نقصان پہنچتا ہے۔ سب لوگ ہمیشہ اس کی بد عملی سے ڈرتے رہتے ہیں اور اکثر لوگ اس کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ پس اگرچہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم خود اپنے آپ کو نیک اور پاک بنائیں لیکن دوسروں پر نگاہ رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ دوسروں کو نصیحت کرتے ہوئے اور اپنے کردار سے انہیں اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے لازم ہے کہ ہم اس کام میں کامیابی کے لئے خاص طور پر خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں اور تضرع اور عاجزی کے ساتھ دعا مانگیں کہ اے خدا یہ تیری مخلوق ہے تو انہیں سیدھے راستے پر لگنے کی توفیق عطا کر۔ انہیں توفیق دے کہ یہ تیری طرف آسکیں۔ ہم جو انہیں دعوت دے رہے ہیں وہ تیری طرف آنے کی دعوت ہے۔ تو خود چاہتا ہے بلکہ تو نے انسان کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ تیری طرف آئیں۔ اب جبکہ ہم اپنی سی کوشش کر رہے ہیں تو اس کوشش میں برکت ڈال اور لوگوں کو توفیق دے کہ وہ تیرے پیار اور تیری رحمت کے وارث بن سکیں۔ اور ایسا وہ صرف نیک اور پاک بن کر ہی کرسکتے ہیں۔ اس دعا کی اہمیت اس وقت سامنے آتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری کوششیں زیادہ کامیاب نہیں ہو رہیں اور اگر کامیاب ہوں بھی تو تسلی بخش طور پر انہیں کامیابی نہیں ملتی۔ جب ہماری اس کوشش میں خدا تعالیٰ کا بھی دخل شامل ہو جائے تو یقیناً ہماری کوششوں کو بھی پر لگ سکتے ہیں۔ یہ موثر ہو سکتی ہیں اور ہم اپنا پسندیدہ نتیجہ حاصل کرسکتے ہیں اور اس نتیجے کے حصول کے بعد ہی کہا جاسکتا ہے کہ ہمارا معاشرہ امن کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اگر ہماری کوششیں کامیاب نہ بھی ہوں تو کم از کم ان کا اجر ہمیں تو ملے گا ہی۔ اور اسی قسم کے اجر ہیں جو انسان کو جنت کی طرف لے جاتے ہیں۔

پس یہ بات ہر وقت ہمارے ذہن میں رہنی چاہئے کہ ہم خود بھی نیک اور پاک ہوں اور دوسروں کو بھی احسن طریق پر نیک اور پاک بنانے کی کوشش کریں۔ اس لئے بھی کہ یہ تمام لوگ خدا کی مخلوق ہیں اور خدا نے انہیں اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کے آستانے تک پہنچیں۔ ہم اس معاملے میں جتنی کوشش کریں گے اتنی ہی زیادہ اپنی نیکی اور پاکیزگی کو بڑھانے کا باعث بنیں گے۔ اور اتنا ہی زیادہ معاشرہ بہتر ہو سکے گا۔ اور ہم میں سے ہر شخص امن اور سکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکے گا۔ اور سب سے زیادہ ضروری بات معاشرے کے لئے یہی ہے کہ معاشرے میں تمام لوگ امن اور سکون کی زندگی بسر کر سکیں۔

جہاں تک ہمارے اپنے نیک اور پاک ہونے کا سوال ہے اگر ہم اپنے ماحول پر غور کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ماحول میں نیکی اور پاکیزگی کا فقدان ہے۔ اور ہم ہر وقت خطرے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنا ہے کہ ہمارا ماحول سدھر جائے۔ ہمارے ماحول میں کوئی شخص ضرر رسانی کی طرف مائل نہ ہو۔ ہر شخص کی نگاہ ہر وقت خدا تعالیٰ کی طرف ہو اور وہ وہی کچھ کرے کہ جو خدا کہتا ہے کہ کرنا چاہئے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہماری اپنی نیکی اور پاکیزگی بھی ہمیں کچھ بہت دور تک نہیں لے جاسکتی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ "ہر احمدی کو ہر روز تضرع کے ساتھ اور عاجزی کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا تیرے یہ بندے تجھ سے دور ہو گئے۔ اور دور چلے جا رہے ہیں۔ تو اپنے وعدوں کو پورا کر اور ایک انقلاب بپا کر اور ایسے سامان پیدا کر دے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے کہ یہ تیری طرف آنا شروع ہو جائیں۔ تیرے غضب سے بچ جائیں اور تیرے پیار اور تیری رحمت کے یہ وارث بن جائیں۔ اور یہ تیرے بندے بن جائیں۔"

اس میں ایک تو ہمیں یہ تلقین کی گئی ہے کہ ہمیں ہر روز دعا کرنی چاہئے اور ہماری دعا میں تضرع اور عاجزی ہونی چاہئے۔ اور ہماری دعا کا اصل مقصد یہ ہونا چاہئے کہ بنی نوع انسان کو خدا کے آستانے تک لے آئیں۔ اور ہماری کوشش اور ہماری دعا اتنے زور شور سے ہونی چاہئے کہ ہم ایک انقلاب بپا ہوتا دیکھیں۔ لوگ جوق در جوق خدا تعالیٰ کے آستانے پر آنا شروع ہو جائیں اور ہر طرف اس کے فضل اور رحمت کی بارش ہونے لگے۔ کیونکہ یہی ایک صورت ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے غضب سے بچ سکتا ہے۔

پس آیئے ہم ہر روز دعا کریں اور ہماری دعا میں تضرع اور عاجزی ہو اور اس جذبے کے ساتھ دعا کریں کہ ہم نے ساری دنیا کو خدا تعالیٰ کے آستانے پر لے آنا ہے۔ اگر کسی شخص کے مقدر میں یہ بات نہیں ہے کہ وہ اپنے آپ میں تبدیلی پیدا کر کے نیک اور پاک بن جائے اور خدا کے آستانے کی طرف چلنے لگے تو یہ اس کا فعل ہے۔ ہمیں بہرحال کوشش کرنی چاہئے اور دعائیں کرنی چاہیں کہ خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق۔ بنی نوع انسان۔ اس کے بندے بن جائیں۔ یہی ان کی پیدائش کی غرض ہے۔ اور اس کے حصول میں ہم ان کی مدد کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں باتوں کی توفیق دے۔ ہم کوشش بھی کریں اور دعا بھی کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

میں تو اس دنیا میں رہ کر یاد کرتا ہوں تمہیں
تم جہاں ہو کیا وہاں بھی یاد کرتا ہے کوئی
مجھ کو تو ہر ہر قدم پر خوف تنہائی ملا
کیا تمہارے دیس کی راہوں میں ڈرتا ہے کوئی
جیتے جی جس طرح اس ماحول میں مرتے ہیں لوگ
کیا تمہارے آس پاس اس طرح مرتا ہے کوئی

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد حسین فیکٹری ایریا- ربوہ

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر

بعض ہستیاں اتنی ان گنت خوبیوں کی مالک ہوتی ہیں۔ کہ انسان انہیں بھلائے نہیں بھولتا انہی ہستیوں میں سے ایک مولانا مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ہیں۔ جنہیں وفات پائے آٹھ نو ماہ ہو چکے ہیں۔ تاہم شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہو گا جب گھر میں ان کا ذکر خیر نہ ہوا ہو مجھے اپنے سسرالی عزیزوں میں تین شخصیتوں سے والہانہ انس رہا ہے ایک میرے قابل صد احترام خسر حضرت بھائی محمود احمد صاحب دوسرے مسحور کن شخصیت کے مالک حافظ مسعود احمد صاحب اور تیسرے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر۔ اور میں ہمیشہ ان سے بہت متاثر رہا ہوں اور مداح بھی۔ میں نے ان میں وہ خوبیاں دیکھیں جو آج کی خود غرض دنیا میں بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہیں گو میں مولوی صاحب سے پہلے سے متعارف تھا لیکن جب وہ غالباً 1961ء سے غانا سے واپس تشریف لے آئے اور ربوہ سکونت پذیر ہوئے چونکہ میری ربوہ آمد و رفت ہوتی رہتی تھی اس طرح ان سے ملنا جلنا بڑھ گیا اور ریٹائرمنٹ کے بعد جب میں مکمل طور پر ربوہ میں سیٹل ہو گیا تو پھر اس آمد و رفت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اور مجھ پر ان کے اوصاف اور محاسن واضح طور پر ظاہر ہوتے گئے۔ مولوی صاحب دوران دعوت الی اللہ پیش آنے والے ایمان افروز واقعات مجھے سناتے وہ واقعات جن میں سہولتیں بہت کم اور صعوبتیں بکثرت تھیں انہوں نے بتایا کہ صحیح خوراک میسر نہ آنے کی وجہ سے وہ عرصہ تک کسی پودے کی جڑیں نمک چھڑک کر روٹی کی جگہ استعمال کرتے رہے تھے اور چینی کی شکل سالوں دیکھنی نصیب نہیں ہوتی تھی۔ کئی کئی میل پیدل چلنے سے پاؤں پھوڑے کی مانند دکھنے لگتے اور جسم تھک کر چور ہو جاتا۔ مگر پھر بھی رات کے پچھلے پہر خدا تعالیٰ کے آگے سربسجود ہونا نہ بھولتے۔ بتاتے تھے ایک دفعہ آدم خور قبیلہ کے لوگوں کے نرغے میں آگئے وہ تو خیر ہوئی تائید ایزدی نے انہیں ان کے چنگل سے بچالیا کئی دفعہ ایسے معجزات سے واسطہ پڑتا رہا غانا (جو پہلے گولڈ کوسٹ تھا) جانے کے لئے ایک بار خشکی کا رستہ بھی اختیار کیا صحرائے اعظم عبور کرتے ہوئے ہولناک دشواریاں پیش آئیں لیکن یہ سب کچھ اس لئے برداشت کیا کہ زیادہ کرایہ کا خرچہ سلسلہ پر نہ پڑے۔ میں حیران ہو کر ان کی باتیں سنتا اور سوچتا کہ اے محیط بے کراں تیرے یہ پیارے بندے بھی کیا چیز ہیں ان میں قربانی کا اتنا بے پایاں جذبہ کہاں سے آگیا کہ جب وہ تیری راہ میں چل پڑے تو پھر مال و جان کی پرواہ نہیں کی بلکہ تیری راہ میں درپیش آفات و آلام کی داستان اتنے خوش و خرم اور شاداں و فرحاں ہو کر سنا رہے ہیں گویا وہ تکالیف و مصائب نہ تھیں بلکہ ہفت اقلیم کی دولت تھی جو ان کے ہاتھ لگ گئی تھی۔ مذہب سے جنون کی حد تک لگاؤ تھا اور حضرت بانی سلسلہ اور امام جماعت سے اندھی محبت۔ عبادات کی پابندی اور بلاناغہ آخر شب کی عبادت پڑھنا ان کے لئے لازم و ملزوم تھا۔ سادگی و انکساری ان کا خاصہ تھا۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے بعض افراد اکثر ان کے گھر دعا کے لئے کہنے آتے۔ ایک دفعہ میری اہلیہ نے کہا مولوی صاحب اتنی زیادہ نیکی بھی بھلا کس کام کی بعض اوقات یہ انسان کے لئے مضرت رساں بن جاتی ہے یہ سن کر انہوں نے آپا جان (یعنی آپ کی اہلیہ محترمہ) کو مخاطب کیا کہنے لگے دیکھو آمن (وہ اپنی اہلیہ محترمہ کو آمن کہہ کر بلاتے تھے) تمہاری بہن کیا کہہ رہی ہے۔ آپا جان نے کہا وہ مذاق میں کہہ رہی ہے۔ جس پر نصیحت کرنے لگے کہ مذاق میں بھی ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ اور بھی بہت سے ایمان افروز واقعات ہیں جو وہ مجھے وقتاً فوقتاً سنایا کرتے تھے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کی محبت میں اتنے ڈوب چکے ہیں کہ ان کے آگے جان و مال سب ہیچ ہیں اور پھر جان تو دی ہوئی اسی کی تھی میرے ساتھ ان کا برتاؤ خصوصی تھا انہیں زراعت سے بہت دلچسپی تھی اور میں کاشتکار گھرانے سے تعلق رکھتا تھا شاید ایک وجہ یہ بھی ہو۔ اگر میں کچھ عرصہ ان کے پاس نہ جاتا تو وہ خود تشریف لے آتے میں ان کا احسان مند تھا ایک تو میرا گھر انہوں نے اپنی نگرانی میں تعمیر کروایا دن میں کئی پھیرے لگتے۔ اس طرح خرچہ وغیرہ کم ہوا دوسرے میری بچیاں تعلیم کے سلسلہ میں انہی کے پاس رہیں شاید ان کی دعاؤں اور برکت کا نتیجہ تھا کہ میری بچی زاہدہ نے مڈل اور میٹرک میں اعلیٰ پوزیشن لی اور ایف ایس سی کے بعد میڈیکل میں داخلہ ملا اور وہاں سے بھی بفضل خدا کامیاب ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے کیسے کیسے لاجواب انسان پیدا کئے کہ ان کی وفات کے بعد ان کا خلا پورا ہونا ممکن نہیں بس۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

مولوی صاحب کے والد محترم چوہدری غلام حسن صاحب بھی بہت پاک فطرت۔ حد درجہ پابند عبادات تھے وہ بھی سلسلہ عالیہ کی محبت میں مرمٹنے والے نڈر دلیر اور ہر برائی سے مبرا انسان تھے بہت پرانی بات ہے وہ میرے گھر کچھ عرصہ مقیم رہے تھے اس وقت ان کی عمر 90 سال سے تجاوز کر چکی تھی اس عمر میں خوب سرخ و سفید۔ چاک و چوبند اور حد درجہ ہنس مکھ تھے۔ اپنے بیٹے کی یاد میں شعر کہتے ہمیں سناتے اور ہم بہت دلچسپی سے سنتے۔ وہ تمام رات جاگ کر گزار دیتے نفل پڑھتے صحن میں ٹہلتے اور دعائیں پڑھتے فجر پڑھتے اور کلام الہٰی پڑھ کر ناشتہ کرتے اور پھر ظہر تک سوئے رہتے۔ ہمارے ہمسایہ صاحب فرماتے بھائی آپ کے بڑے مزے ہیں رات لمبی تان کر سوتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں یہ ان لوگوں کی قربانیاں اور نیکیاں ہی ہیں جن کا اجر اور فیض ان کی اولادیں حاصل کر رہی ہیں اور معلوم نہیں کس پیڑھی تک انہیں ملتا رہے گا خدا تعالیٰ نے مولوی صاحب کو دو بیٹوں سے نوازا۔ دونوں بفضل خدا ڈاکٹر ہیں۔ بڑے بیٹے ڈاکٹر نصیر احمد امریکہ میں ہیں اور چھوٹے ڈاکٹر منیر احمد مبشر ربوہ میں ہی ہوتے ہیں انہیں جلیل القدر باپ کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی جس کا اجر انہیں خدا تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

ooo

---

o

دھڑکتا ہے یہ دل بالالتزام آہستہ آہستہ
گذر جاتے ہیں ایسے صبح و شام آہستہ آہستہ

چمن رنگینئ صبحِ بہاراں سے ہوُا رنگیں
کہ ہے محوِ خرام اک لالہ فام آہستہ آہستہ

طلوعِ صبحِ نَو سے رخصتِ تیرہ شبی آئی
ہوئے روشن در و دیوار و بام آہستہ آہستہ

کچھ ایسے ان کی یاد آئی، چمن میں صبحدم جیسے
نسیمِ صبح کرتی ہے خرام آہستہ آہستہ

چلے آتے ہیں دَور اوّلیں کی رونقیں لے کر
وہ ساقی وہ مَے و مینا و جام آہستہ آہستہ

فلک سے اِک پیام آیا زمیں پر اور جا پہنچا
کناروں تک زمیں کے وہ پیام آہستہ آہستہ

نظامِ نو ہی اب صورت گرِ دُنیائے نَو ہو گا
مٹا جاتا ہے ہر کہنہ نظام، آہستہ آہستہ

وہ انساں کہ جنہیں تہذیبِ نَو وحشی سمجھتی تھی
وہ وحشی آ رہے ہیں زیرِ دام آہستہ آہستہ

جب آئی، آئیگی اب بغتۃً اللہ کی نصرت
نہ ہو گا ابتلا کا اختتام آہستہ آہستہ

عبدالمنان ناہید

اگر دعا کو دل نہ چاہے اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلا میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں ان کو زبان سے ہی کہتا رہے آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہو گیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم سید محمد اقبال حسین صاحب

سید منصور احمد بشیر مربی سلسلہ

ہمارے پیارے والد محترم سید محمد اقبال حسین صاحب 17 جون 1992ء کو اپنے حقیقی خالق اور مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہمارے خاندان کی بیسیوں احمدی فیملیز کے آپ سب سے معمر اور سب کے محبوب بزرگ تھے ہمارے پیارے حضرت امام جماعت الرابع نے خاکسار کے نام اپنے خط میں مندرجہ ذیل الفاظ میں تعزیت فرمائی اور ہمارے دکھی دلوں پر اپنی شفقت کا پھاہا رکھا۔

پیارے عزیزم سید منصور احمد بشیر (سلام)

آپ کے والد محترم سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب کی وفات کا بہت افسوس ہوا (-) مجھے معلوم ہے بڑے نیک۔ متقی۔ دعاگو اور مخلص انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ اور آپ سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ تمام عزیزوں کو میری طرف سے دلی تعزیت اور محبت بھرا اسلام پہنچادیں۔

والسلام

خاکسار مرزا طاہر احمد

امام (-) جماعت الرابع

احباب جماعت کے لئے آپ کے پاکیزہ سوانح درج ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سب قارئین ان کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اور ہم بھی ان کے نیک نمونہ پر عمل کی توفیق پائیں۔

آپ نور محل ضلع جالندھر میں اندازاً 1900ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اور تینوں بڑے بھائی پیشہ کے لحاظ سے پٹواری اور قانونگو تھے۔ آپ کے ایک بڑے بھائی سید محمد حسین شاہ صاحب اور ان کی اہلیہ کو رفقائے حضرت بانی سلسلہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ سید محمد حسین شاہ صاحب اکتوبر 94ء میں راہ خدا میں قربان ہونے والے ڈاکٹر نسیم بابر کے دادا تھے۔ آپ قادیان میں حضرت امام جماعت الثانی کی زمینوں کے مختار عام بھی رہے۔ اس طرح آپ کے خسر اور خسر کے بھائی اور بھاوج جو آپ کے قریبی رشتہ داروں میں سے تھے۔ بھی رفقاء میں سے تھے۔ آپ کے خاندان کے ایک اور بزرگ سید محمد افضل شاہ صاحب رفقائے حضرت بانی سلسلہ میں سے تھے۔ اس بابرکت ماحول کی وجہ سے آپ کو 1913ء میں جب آپ نویں جماعت کے طالب علم تھے حضرت امام اول کی بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

نور محل ضلع جالندھر (بھارت) میں ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے میٹرک اور کالج کی تعلیم بی۔اے تک لدھیانہ میں مکمل کی۔ لدھیانہ میں ہی بانی سلسلہ احمدیہ نے پہلی بیعت لی تھی اور اس طرح احمدیت کی ابتداء وہاں سے ہوئی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں بہت ذہین طلباء میں سے نہ تھا لیکن دعاؤں اور محنت کی وجہ سے تعلیم کے ہر مرحلہ میں وظیفہ حاصل کیا اور اس طرح ایک غریب گھرانہ سے تعلق رکھنے کے باوجود اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کی۔ بی۔اے میں آپ نے از خود کتب سلسلہ کا انگریزی میں ترجمہ شروع کر دیا اور خود ہی اس ترجمہ کو درست کرتے رہے۔ اس طرح آپ کی انگلش اچھی ہو گئی۔ چونکہ اس زمانہ میں بی۔اے کے سب پرچے انگریزی میں لکھنے ہوتے تھے اس لئے آپ اچھے نمبروں میں پاس ہو گئے۔ 24-1923ء میں بی۔ٹی کرکے آپ نور محل ضلع جالندھر میں مڈل سکول اور پھر جلد ہی اس سکول کی ترقی پر ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ اور اسی عہدہ سے 1954ء میں ریٹائر ہوئے۔

یہاں یہ ذکر کرنا بھی مناسب ہوگا کہ آپ کی شادی آپ کے خسر ڈاکٹر سید غلام دستگیر صاحب جو پرانے رفیق تھے اور آپ کے قریبی رشتہ دار تھے کی وصیت کی مطابق ان کی بڑی بیٹی سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سے ہوئی اور یہ شادی بفضلہ تعالیٰ انتہائی کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئی۔ آپ کی دو بیٹیوں کی شادیاں رفقائے حضرت بانی سلسلہ کے بیٹوں سے ہوئیں اور آپ کے چھ بیٹے بیٹیوں کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ اس وقت بھی ان میں سے 5 یہ خدمت بجالا رہے ہیں۔

چونکہ آپ کو 1913ء یعنی امامت اولیٰ میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور یہ حضرت بانی سلسلہ کے انتہائی قرب کا زمانہ تھا۔ رفقائے بانی سلسلہ احمدیہ ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے اور ان میں سے بہت سے رفقائے کبار تھے اس لئے اس بابرکت ماحول کی وجہ سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک مثالی احمدی کی حیثیت میں زندگی گذارنے کی توفیق دی۔ آپ نے 92 سال کے قریب عمر پائی۔

آپ کی زندگی کا طرہ امتیاز پانچوں باجماعت عبادات میں باقاعدگی تھی۔ اس باقاعدگی میں آندھی، طوفان اور بارش کوئی چیز حائل نہ ہوتی۔ جب آپ بوڑھے ہو گئے تو پھر بھی اس التزام کو قائم رکھا جب تک کہ آپ انتہائی بڑھاپے میں چلنے سے بھی معذور ہو گئے۔ بیت الذکر میں جاتے وقت گھر میں چھوٹے بچوں کو بھی ساتھ لے جاتے اور اگر قرب و جوار میں باجماعت عبادت کا انتظام نہ ہوتا تو پھر گھر میں پانچوں عبادات باجماعت ادا کی جاتیں۔ صبح اٹھ کر گھر والوں کے علاوہ دوسرے اڑوس پڑوس بلکہ دوسرے محلوں میں عبادات میں کمزور بعض قریبی عزیزوں کو فجر میں جگاتے۔ عبادت کا التزام اس سے بھی ظاہر ہے کہ جب آخری بیماری میں بے ہوشی تک نوبت پہنچی تو عبادت کے لئے نیت باندھتے اور پھر بے ہوش ہو جاتے۔ ہوش آنے پر پھر یاد دلایا جاتا تو پھر نیت باندھ لیتے۔ چونکہ آپ کرتار پور ضلع جالندھر (بھارت) اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈی بی ہائی اسکول کے ایک لمبا عرصہ تک ہیڈ ماسٹر رہے اور موخر الذکر جگہ یعنی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آپ صدر جماعت بھی تھے اور ویسے بھی اپنے خاندان میں ایک بزرگ کی حیثیت سے آپ کو وعظ و نصیحت کا اکثر موقعہ ملتا ایسے تمام مواقع پر عبادت کی اہمیت سب سے اہم موضوع ہوتا۔ عبادت الٰہی سے محبت کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دلی خواہش اس سلسلہ میں پوری فرمائی اور آپ کی ساری اولاد یعنی 7 بیٹیوں اور 3 بیٹوں کو باقاعدہ عبادت کرنے والا بنا دیا۔

آخر شب کی عبادت کے لئے آپ خاص تعہد کرتے۔ فرماتے کہ انسان کو ایسے طریق سوچنے چاہئیں کہ عبادت میں اسے رونا آجائے آخر شب نوافل کے دوران آپ کی آہ و زاری کا مجھ پر خاص اثر ہے۔

عبادت کے بعد آپ کو کلام الٰہی سے زیادہ محبت تھی۔ کلام الٰہی کی تعلیم کا حصول آپ نے ساری عمر جاری رکھا۔ پاکستان بننے سے پہلے آپ قایان سے باہر رہتے لیکن حضرت امام الثانی کے کلام الٰہی کے شہرہ آفاق درسوں میں شامل ہونے کے لئے خاص کوشش کرتے۔ آپ کا ایک سادہ کلام الٰہی اب بے ہمارے پاس ہے جس کے حاشیہ پر ان تمام مشکل الفاظ کے معانی اردو میں لکھے ہوئے ہیں کہ جن کے معانی آپ پر واضح نہیں تھے۔ خاکسار کو بطور مربی کئی دفعہ بیرون ملک جانے کا موقعہ ملا۔ جب واپس آتا تو اکثر مجھے کہتے کہ مجھے بھی کلام الٰہی کا ترجمہ پڑھاؤ۔ آخری عمر میں اپنی معمولی پنشن سے 1/3 وصیت ادا کرنے کے بعد (-) کیبر کا سیٹ بھی خریدا۔ اس سے بھی آپ کے دل میں کلام الٰہی کی جو اہمیت تھی وہ بالکل واضح ہے۔ اپنے وعظ و نصیحت میں بھی ہمیشہ اس موضوع یعنی اہمیت کلام الٰہی پر کہتے رہتے خود بڑھاپے کی عمر تک سلسلہ کے بعض علماء سے کلام الٰہی کا ترجمہ اور تشریح پڑھتے رہے۔

کلام الٰہی کے علاوہ کتب سلسلہ کے بھی آپ شیدائی تھے۔ ملکی تقسیم کے وقت آپ کے پاس کتب حضرت بانی سلسلہ اور دوسری کتب سلسلہ کی ایک پوری الماری تھی جو کرتار پور ضلع جالندھر میں رہ گئی۔ اس کا آپ کو از حد افسوس رہا۔ حسرت سے کہتے کہ کاش میں وہاں جا کر ان کتب کو لا سکوں۔ بابرکت مہینہ میں آپ کا ہمیشہ یہ طریق رہا کہ افطاری سے چند منٹ قبل تمام اہل خانہ کو اکٹھا کرکے اجتماعی دعا کراتے۔ اس میں اونچی آواز سے ادعیہ کلام الٰہی اور ادعیہ ماثورہ کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ کی دعائیں اور دعائیہ اشعار اونچی آواز سے پڑھتے۔ اس کی وجہ سے گھر میں تربیتی ماحول اجاگر ہو جاتا۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی بھی آپ کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ اپنی تنخواہ کے چوتھائی سے پانچویں حصہ تک چندوں اور جماعتی مالی تحریکات میں ساری عمر دیتے رہے۔ ایک دفعہ ایک سرکاری انسپکٹر آپ کے سکول کا معائنہ کرنے کے لئے آیا اس نے برسبیل تذکرہ آپ سے پوچھا کہ آپ کتنا حصہ اپنی تنخواہ کا اپنی جماعت کو ہر ماہ دیتے ہیں۔ آپ نے اسے بتایا کہ 200 روپے کے قریب جو آپ کو تنخواہ کے طور پر ملتے ہیں اس میں سے 50 روپے کے قریب چندہ میں دیتا ہوں۔ تو وہ سخت حیران ہوا اور کہنے لگا کہ میں تو ایک روپیہ بھی باقاعدگی سے نہیں دے سکتا۔ تحریک جدید میں شروع سے حصہ لیا اور 19 سالہ مجاہدین تحریک جدید میں آپ کا نام بھی چھپا ہوا ہے۔

وصیت آپ نے بہت پہلے کر دی تھی۔ آپ کا وصیت نمبر 2317 ہے۔ آپ نے اپنا حصہ وصیت 1/10 سے آہستہ آہستہ بڑھاتے ہوئے 1/3 تک کر دیا۔ اور یہ اس وجہ سے بھی تھا کہ آپ شروع ہی سے سادگی پسند تھے۔ کھانے پینے اور رہائش ہر چیز میں آپ کی سادگی بالکل نمایاں تھی۔ کرتار پور ضلع جالندھر میں ملکی تقسیم سے قبل آپ کے ماتحت ایک ہندو ٹیچر سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے ہیڈ ماسٹر کیسے ہیں تو اس نے جواب دیا کہ انسان کو اتنا شریف بھی نہیں ہونا چاہئے۔ چونکہ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے ٹیوشن ورک شروع کر دیا تھا اس لئے جب بھی آپ کو ٹیوشن کے پیسے ملتے یا کسی اور جگہ سے آپ کو پیسے ملتے تو اس کا حصہ وصیت اسی وقت ادا کرنے کے لئے سیکریٹری مال کے پاس پہنچ جاتے حتیٰ کہ ایک دفعہ سیکریٹری مال نے بھی اس کا اظہار کیا کہ یہ بار بار رسیدیں کاٹنا مشکل امر ہے۔ آپ نہ صرف خود باقاعدگی سے چندے دیتے بلکہ اپنے عزیزوں کو بھی اس کی بار بار تعہد سے تاکید کرتے۔ اور یہ تاکید کا طریق زبانی کے علاوہ تحریری طور پر بھی خطوط کی صورت میں آخری وقت تک جاری رہا۔ یہ خطوط نہ صرف اپنے بیٹوں اور بیٹیوں بلکہ ان کی شادی کے بعد انکے سسرالی عزیزوں اور خود اپنے دوسرے عزیزوں کو بھی ہمیشہ پہنچتے رہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض نوجوان اس کا برا بھی مناتے لیکن آپ اس کی بالکل پرواہ نہ کرتے نظارت مال آمد کے دفتر میں جا کر پوچھتے کہ ان کا فلاں عزیز فلاں جماعت سے تعلق رکھتا ہے اس کے متعلق بتائیں کہ وہ چندہ دیتا ہے یا نہیں اگر نہ دیتا ہو تو دفتر کو تحریک کرتے کہ اس جماعت کے سیکرٹری مال کا اس کے متعلق لکھیں یا خود بھی اس سیکریٹری کو اس ضمن میں لکھتے۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ آپ کے دور یا نزدیک کے عزیزوں میں سے کوئی نوجوان باقاعدگی سے چندے دیتا ہے تو بہت خوش ہوتے اور اس کا ذکر دوسروں سے کرتے۔ ان خطوط میں چندوں اور وصیت کے علاوہ عبادات میں باقاعدگی کا بھی خاص ذکر ہوتا۔ بفضل خدا ان کی کوششوں سے ہمارے خاندان کے کئی نوجوان چندوں میں باقاعدہ ہو گئے یا انہوں نے کم از کم چندے دینے شروع کر دئے آپ کے اپنے دس بچوں میں سے نو نے وصیت کی ہوئی ہے یہ بھی آپ کی اس خواہش کا نتیجہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس رنگ میں بھی قبول فرمایا۔

آپ کی مالی قربانی کا اجر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دنیا میں بھی دیا۔ جب آپ 1954ء میں ریٹائر ہوئے تو ڈسٹرکٹ بورڈ کے قوانین کے مطابق آپ کو صرف پراویڈنٹ فنڈ ملا۔ اس وقت چونکہ آپ کے دس بچوں میں سے صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو لڑکیاں شادی شدہ تھیں اور عیالداری بہت تھی وہ پیسے فوراً ہی خرچ ہو گئے لیکن 70ء کے دہاکے کے آخر میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے سکولوں کے ملازمین کو بھی پنشن دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ 54ء سے اس وقت تک آپ کی جتنی پنشن بنی اس میں سے پراویڈنٹ فنڈ کی وہ رقم نکال کر جو آپ وصول کر چکے تھے بقیہ ایک خطیر رقم آپ کو ملی جس سے آپ نے اور اخراجات کے علاوہ دارالعلوم غربی میں ایک کنال زمین خریدی۔ اور پھر یہ پنشن آپ کو 1992ء تک یعنی ریٹائرمنٹ کے بعد 38 سال تک ملتی رہی آپ نے آخری عمر میں اپنا وصیت کا حصہ بڑھا کر 1/3 کر دیا تھا۔

ائمہ۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ اور بزرگان جماعت سے آپ کو دلی لگاؤ اور محبت تھی۔ حضرت امام ثانی آپ کو اور آپ کی اہلیہ دونوں کو جانتے تھے۔ چونکہ آپ کی زندگی بہت سادہ تھی اس لئے آپ اپنے کپڑوں کا بھی زیادہ خیال نہ رکھتے۔ چونکہ آپ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر تھے اور اس زمانہ میں ہائی اسکول کی ہیڈ ماسٹری ایک بہت وقیع عہدہ شمار ہوتا تھا۔ اس لئے کسی دوست کے توجہ دلانے پر حضرت امام ثانی نے آپ کو اپنے کپڑوں کو بہتر بنانے کے لئے کہا۔ آپ کے کپڑے وغیرہ اتنے سادہ تھے کہ قادیان میں ایک دفعہ آپ ایک بلٹی چھڑانے گئے تو متعلقہ کلرک نے پوچھا کہ آپ انگوٹھا لگائیں گے یا دستخط کریں گے۔ جب آپ نے انگریزی میں دستخط کئے اور اپنے نام کے ساتھ اپنے معمول کے مطابق بی۔اے بی ٹی لکھا تو اسے بہت حیرانی ہوئی۔ آپ کی ایک بیٹی کے رخصتانے پر حضرت امام ثانی خود تشریف لائے تھے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان کے دوسرے افراد سے بھی آپ کا تعلق رہا۔ آپ کے دوسری بیٹی کی شادی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت مولوی اسمٰعیل صاحب ہلالپوری رفیق بانی سلسلہ کے بیٹے اور مولوی محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ کے چھوٹے بھائی عبدالمنان صاحب سے کروائی کیونکہ حضرت مولوی صاحب موصوف کی وفات کے بعد حضرت میاں صاحب اس خاندان کا خاص خیال رکھتے۔ کبھی آپ فخر سے بیان کرتے کہ حضرت امام ثانی کے بعض صاحبزادگان کو آپ کو تقسیم پاک و ہند سے قبل قادیان میں انگریزی پڑھانے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح ربوہ میں بھی آپ کو خاندان حضرت بانی سلسلہ کے بعض خاندانوں میں جاکر بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کا اللہ تعالیٰ نے موقعہ عطا فرمایا۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب سے آپ کا خاص تعلق تھا۔ قادیان میں ہمارے گھر میں بعض پھلدار پودے لگے ہوئے تھے چنانچہ آپ ان پھلوں میں سے بعض اوقات حضرت صاحبزادہ صاحب کو بھی بھجواتے۔

قادیان میں آپ نے اپنی تین بیٹیوں کی شادیاں کیں۔ ان مواقع پر بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نیز خاندان کی بعض خواتین بھی ازراہ شفقت تشریف لائیں۔

آپ نے اپنے خاندان اور خاندان کے باہر دوسرے بچوں کو تعلیم دلانے میں از حد دلچسپی لی جس کے خاطر خواہ نتائج نکلے۔ آپ ہیڈ ماسٹر ہونے کے باوجود بڑی کلاسوں کو ضرور انگریزی پڑھاتے اور اس کے لئے انتہائی محنت کرتے۔ آپ کے سکول کا نتیجہ اس وجہ سے بھی اچھا رہتا۔ آپ نے اپنی زندگی میں بلا مبالغہ ہزاروں طلباء کو زیور تعلیم سے منور کیا۔ دینی اور دنیاوی تعلیم کو عام کرنا آپ نہ صرف اپنا فرض سمجھتے بلکہ اس کام کو آپ نے اپنی زندگی کے مشن کے طور پر قبول کیا اور ساری زندگی اسے آگے بڑھانے میں صرف کی۔ بطور ہیڈ ماسٹر کے آپ سخت ایڈمنسٹریشن کے قائل تھے۔ خود ہمیشہ اسمبلی سے پہلے سکول میں موجود ہوتے اور روزانہ اسمبلی کے دوران طلباء کو کثرت سے دینی اور اخلاقی نصائح سے نوازتے۔ آپ کے خاندان کے بعض لوگ اپنے بچوں کو انگریزی پڑھنے کے لئے آپ کے پاس بھجواتے۔ آپ گرمیوں کی چھٹیوں میں انہیں اپنے پاس رکھتے اور بڑی محبت سے پڑھاتے۔ آپ کے خاندان کے بعض بچے تو کئی سال تک آپ کے پاس رہے اور آپ نے انہیں میٹرک تک تعلیم دلائی۔ آپ کو انگلش پڑھانے میں خاص ملکہ حاصل تھا اس لئے لوگ اپنے بچوں کو پڑھانے کئے لئے خاص طور پر درخواست کرتے۔ آپ جب ٹیوشن پڑھاتے تو غریب طلباء سے کم پیسے لیتے یا بالکل نہ لیتے۔ واقفین کے بچوں سے بھی ٹیوشن نہ لیتے۔ تدریس کے دوران آپ کا طریق تھا کہ محنت کرنے والوں کو بہت زیادہ شاباش دیتے لیکن جو بچے سبق یاد نہ کرتے انہیں اتنی ہے زیادہ زجر و توبیخ کرتے۔ لڑکیوں کے لئے تو یہی ڈانٹ کافی ہوتی اب بس کرو تم نہیں پڑھ سکتی۔ ماں باپ کو کہو تمہاری شادی کر دیں۔ آپ نے سینکڑوں طلباء کو اپنی زندگی میں انگلش جیسا مشکل مضمون پڑھایا اور میٹرک میں کامیاب کروایا۔ میٹرک کے علاوہ ایف۔اے بی۔اے والوں کو بھی انگریزی میں مدد کرتے اپنے خاندان کے بچوں کو بذریعہ خط و کتابت بھی پڑھانے کے لئے ہر وقت تیار رہتے۔

ہمارے پیارے والد بزرگوار کو دعوت الی اللہ کا خاص شوق تھا۔ اس مقصد کے لئے پاک و ہند کی تقسیم سے قبل مرکز سے علماء منگوا کر جلسے کرواتے۔ اور غیر از جماعت معززین کو ان میں بلوا کر تقریریں سنواتے۔ آخر میں سب مدعوئین کے کھانے کا انتظام کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کوششوں کے آپ کو پھل بھی دیئے۔ ملکانہ تحریک میں بھی آپ دعوت الی اللہ کے لئے گئے۔ وہاں ایکدفعہ ایک گاؤں میں آپ نے ایک سانپ کو مارا تو بعد میں وہاں کے مقامی لوگوں نے سخت حیرانی کا اظہار کیا کہ ایسے خطرناک سانپ کو آپ جیسے دبلے پتلے شخص نے کس طرح مار لیا حالانکہ ہم مقامی لوگ بھی ایسے سانپوں سے ڈرتے ہیں۔

آپ کو اپنے بچوں کے علاوہ اپنے سارے خاندان کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی ہمیشہ خیال رہتا۔ اس کا آپ نے ایک اچھوتا طریق نکالا۔ قادیان میں آپ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے خاندان کے بچوں کو اکٹھا کرتے اور تمام خاندان کے افرد کی موجودگی میں ان کے تلاوت، نظموں اور تقاریر اور بیت بازی وغیرہ کے مقابلے کرواتے اور پھر ان میں انعامات اور مٹھائیاں تقسیم کرواتے۔ اس تقریب کا نام آپ نے سالانہ جلسی رکھا۔ ملکی تقسیم کے بعد یہ سلسلہ ربوہ میں دوبارہ اس وقت شروع کیا گیا جب آپ ریٹائر ہو کر ٹوبہ ٹیک سنگھ سے 1954ء میں ربوہ آگئے اور پھر یہ مبارک تقریب کم و بیش ہر جلسہ پر 1983ء تک جاری رہی۔ اسی سالانہ جلسی کی ایک ضمنی کوشش کے طور پر ہمارے خاندان کا ایک رسالہ "ہمارا رہبر" بھی چھپنا شروع ہوا۔ اب اس رسالہ کے ہر سال دو شمارے نکلتے ہیں جن میں ہمارے خاندان کے بیسیوں بچے بچیاں اپنے مضامین اور نظمیں وغیرہ چھپواتے ہیں اور اس طرح انہیں تحریری مشق کا موقع ملتا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

خواجہ اطہر ظہور بٹ بی اے۔ ایل ایل بی

اچھی مائیں

ہماری والدہ مریم بانو صاحبہ امرت سر کے ایک متمول خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ ہمارے نانا خواجہ نظام الدین صاحب سوداگر امرت سر کے رؤسا میں سے تھے اور حکومت کی طرف سے آنریری مجسٹریٹ مقرر تھے۔ یہ وہی خواجہ نظام الدین صاحب ہیں جن کے زیر اہتمام امرت سر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تقریر کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔

ہمارے والد صاحب خواجہ ظہور الدین بٹ ایڈووکیٹ نے 1922ء کے لگ بھگ احمدیت قبول کی۔ شادی کے وقت ہماری والدہ غیر احمدی تھیں جبکہ والد صاحب احمدیت قبول کر چکے تھے۔ شادی کے بعد ڈیڑھ دو سال کے اندر اندر ہماری والدہ محترمہ نے بھی احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔

والدہ صاحبہ تقریباً بیس سال تک جماعت احمدیہ اجنالہ ضلع امرت سر کی لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں۔ قیام پاکستان کے بعد ہم گوجر خان ضلع راولپنڈی میں آکر آباد ہوئے۔ وہاں بھی والدہ صاحبہ تقریباً بائیس سال تک لجنہ کی صدر رہیں۔ اسی طرح والد محترم بھی ان ہر دو جگہوں پر اتنا ہی عرصہ جماعت احمدیہ کے صدر رہے۔ سلسلہ کے عہدیداران اور کارکنان جماعتی کاموں کے سلسلہ میں ہمارے گھر آتے رہتے تھے۔ ہماری والدہ صاحبہ ان سب کی خاطرداری اور مہمان نوازی کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ اور بچوں کو بھی ان کی خدمت کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ کی صدر کی حیثیت سے جماعتی کاموں کو ذوق شوق اور تن دہی سے سرانجام دیتی تھیں اور مرکز سے جو ہدایات موصول ہوتی تھیں ان کی تکمیل کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔ ہماری ہمشیرہ بیگم میجر منیر احمد (راہ خدا میں جان قربان کرنے والے) کو لجنہ کے کاموں کے سلسلہ میں اپنے ساتھ رکھتی تھیں اور جن گھروں میں جماعتی کاموں کے سلسلہ میں جانا ہوتا انہیں ساتھ لے کر جاتیں۔

آپ کو سلسلہ احمدیہ سے دلی لگاؤ تھا اور احمدیت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ قریبی رشتہ داروں کی مخالفانہ تنقید کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے انہیں فوری اور معقول جواب دیتیں اور انہیں خاموش ہونے پر مجبور کر دیتیں اور اس سلسلہ میں کسی کی ناراضگی کو خاطر میں نہ لاتی تھیں۔ کوئی نہ کوئی موقع نکال کر دعوت الی اللہ کرتی رہتی تھیں۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بہت موانست تھی اور خاص طور پر حضرت ام متین صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثانی سے بہت لگاؤ تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان اور ربوہ میں ہماری ہمشیرہ کے ہمراہ ان کے ہاں قیام کرتی تھیں اور خواتین مبارکہ کی صحبت سے مستفید ہوتی تھیں۔ اختتام جلسہ سے اگلے روز خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مختلف گھروں میں فیض یابی کے لئے حاضری دیتیں۔

ہمیشہ بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ ہم پانچ بہن بھائی ہیں۔ سب کو پانچ پانچ برس کی عمر میں کلام الٰہی ختم کرا دیا۔ میری اہلیہ محترمہ امۃ السلام بنت ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب نوجوانی کی عمر میں وفات پا گئیں۔ بچے ابھی چھوٹے ہی تھے ان سب کی پرورش کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی اور پیرانہ سالی میں اس کام کو احسن طریقہ سے نبھایا۔ انہیں بھی کلام الٰہی ختم کرایا اور ہر رنگ میں ان کی دینی تربیت کی۔ کلام الٰہی صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھتی تھیں۔ صبح کے وقت تلاوت کرتے ہوئے گھر کا کوئی فرد غلطی کرتا تو والدہ صاحبہ فوراً اصلاح کر دیتی تھیں۔

ہماری والدہ صاحبہ بڑی دعاگو۔ نیک فطرت اور عبادات کی پابند تھیں۔ آخر شب کی نماز کے بعد اونچی آواز میں اپنی اولاد کی دینی اور دنیوی بہتری کے لئے دعائیں مانگا کرتی تھیں۔ حسب استطاعت غرباء مساکین کی امداد بھی کیا کرتی تھیں۔ اکثر یہ دعا مانگتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہر قسم کی محتاجی کی زندگی سے بچائے اور چلتے پھرتے ہی اس دنیا سے اٹھالے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی۔ وہ آخری چند سالوں سے میرے چھوٹے بھائی خواجہ اظہر ظہور بٹ پروفیسر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے گھر رہ رہی تھیں۔ صحت بہت اچھی تھی اور بظاہر کوئی عارضہ لاحق نہ تھا۔ جون 1979ء میں ایک روز فجر میں سجدہ میں تھیں کہ اسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ بوقت وفات ان کی عمر چوہتر (74) برس تھی۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے درجات بلند کرے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

عراق پر امریکی دباؤ

چند دن قبل عراق پر امریکہ کے دباؤ کا جو لہجہ تھا وہ اب پہلے جیسا نہیں رہا۔ ماضی کی نسبت اب صورت حال بھی بہت بدل چکی ہے۔ عالمی سطح پر اب عراق پر امریکی حملہ کو وہ حمایت حاصل نہیں ہو رہی جو 1991ء میں تھی۔ امریکہ نے اگرچہ پھر ایک بار کہا ہے کہ اگر عراق نے انسپکٹروں کی تعیناتی کے سوال پر نظر ثانی نہ کی تو عراق پر حملہ خارج از امکان نہیں ہے۔

عراق کے مسئلے کے حل کے لئے سفارتی کوششیں جاری ہیں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے روس کے وزیر خارجہ سے اس مسئلہ پر بات چیت کی ہے۔

عراق کی اس دھمکی کے باوجود کہ اگر امریکی جاسوس یو ٹو U-2 طیاروں نے عراق پر پرواز کی تو وہ اسے مار گرائے گا ایک گھنٹہ تک پرواز کی اور ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد طیارہ بحفاظت اتر گیا۔ عراق کی طرف سے امریکی انسپکٹروں کو نکالے جانے کے بعد یہ پہلی پرواز تھی۔

امریکہ کے صدر کلنٹن نے امریکہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عراق اپنے موقف پر نظر ثانی کرے۔ امریکہ نے عراق کو پیشکش کی ہے کہ وہ امریکی انسپکٹروں کو داخلے کی اجازت دے دے تو عراق کے تیل کے بدلے خوراک کے پروگرام میں توسیع کی جا سکتی ہے۔ لیکن عراق نے یہ پیشکش قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور کہا کہ یہ اقدام مسائل کا حل نہیں ہے۔ روس کے وزیر خارجہ عراق پہنچ رہے ہیں تاکہ مسئلے کو سفارتی کوششوں سے حل کیا جا سکے۔ عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز روسی لیڈروں سے بات چیت کے لئے ماسکو پہنچ چکے ہیں۔

○○○

مصر کو ناقابل تلافی نقصان

مصر میں الکسر کے مقام پر 60 سے زائد غیر ملکی سیاحوں سمیت 74۔ افراد کی ہلاکت سے مصر کی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے کیونکہ سیاحوں کی آمد سے اس کو ہر سال اربوں روپے کی آمدن ہوتی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ہر سال 20 لاکھ سیاح مصر کے اہرام اور تاریخی مقامات دیکھنے آتے ہیں۔ 60 سے زائد سیاحوں کے قتل کے بعد اب کونسا سیاح مصر کا رخ کرے گا؟

مصر کے صدر حسنی مبارک نے اس واقعے کی مکمل تحقیقات کرانے کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ مصر میں مختلف مقامات پر حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

○○○

طالبان کی اجتماعی قبروں کی دریافت

افغانستان میں جنرل رشید دوستم کی افواج کا کہنا ہے کہ طالبان کی 20۔ اجتماعی قبریں دریافت ہوئی ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ اس طرح کی مزید قبریں بھی موجود ہیں۔ بی بی سی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ ان اجتماعی قبروں میں میں دفن شدہ طالبان کی تعداد 2000 ہو سکتی ہے دوستم کے فوجی ذرائع نے بنایا ہے کہ یہ وہ طالبان ہیں جو اس سال مزار شریف سے پسپا ہوتے ہوئے مارے گئے۔ جنرل دوستم نے مزید خبروں کی تلاش کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا ہے۔

○○○

یاہو عرفات سربراہی ملاقات؟

ایک سینیئر فلسطینی عہدیدار نے کہا ہے کہ اس ہفتے فلسطینی رہنما یاسر عرفات اور اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے درمیان ملاقات کا کوئی امکان نہیں ہے۔ بعض ذرائع نے اظہار کیا تھا کہ اس ہفتے دونوں رہنماؤں کے درمیان ملاقات متوقع ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق یاسر عرفات کے ایک معاون نے کہا ہے کہ اس وقت تک کوئی سربراہی ملاقات نہیں ہو سکتی جب تک اسرائیل مغربی کنارے سے معاہدے کے مطابق اپنی فوجوں کی واپسی اور بیت المقدس میں یہودیوں کی بستیوں کی تعمیر کے بارے میں کوئی قطعی رائے نہیں دے دیتا۔ ادھر لندن میں امریکی حکام دونوں لیڈروں کی ملاقات کرانے کے بارے میں کوششیں کر رہے ہیں۔

○○○

چین میں بارودی سرنگ پھٹنے کا واقعہ

چین کے صوبے ہنوائی میں ایک بارودی سرنگ پھٹنے سے 81۔ افراد ہلاک ہونے کا دردناک واقعہ پیش آیا ہے۔ بی بی سی نے ایک چینی اخبار کے حوالے سے بتایا ہے کہ ہلاک ہونے والوں میں بارودی سرنگ کو ناکارہ بنانے والے عملے کے دو ارکان بھی شامل ہیں۔

دنیا بھر میں بارودی سرنگوں کی تیاری اور ان کے استعمال پر پابندی لگائے جانے کا معاہدہ طے پا رہا ہے۔ دنیا کے بڑے بڑے ممالک ایک کے بعد ایک کر کے اس معاہدے پر دستخط کرنے کا اعلان کر رہے ہیں۔ تازہ اطلاع کے مطابق آسٹریلیا نے بھی اس معاہدے پر دستخط کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم جان ہارورڈ نے پارلیمنٹ میں کہا ہے کہ آسٹریلیا نہ صرف معاہدے پر دستخط کرے گا کہ بلکہ اپنی بارودی سرنگیں بھی خود ضائع کر دے گا۔

بڑے ملکوں میں سے امریکہ اس معاہدے پر دستخط کرنے سے انکاری ہے۔ روس اور امریکہ ان دو بڑے ممالک میں شامل ہیں جو بارودی سرنگوں کی تیاری اور ان کے استعمال میں سب سے آگے ہیں۔

دنیا بھر میں ان بارودی سرنگوں کے ذریعے سے بے گناہ لوگوں کی ہلاکت کا سلسلہ جاری ہے۔ انسانیت کی تباہی کا یہ سلسلہ جتنی جلد بند ہو سکے اتنا ہی بہتر ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

اس کے علاوہ یہ رسالہ اندرون و بیرون ملک ہمارے خاندان کی بیسیوں فیملیز کی تربیت کا بھی موقعہ مہیا کرتا ہے۔ نومبر 94ء میں ہمارے خاندان کے ایک مخلص اور قابل نوجوان پروفیسر نسیم بابر کی راہ خدا میں جان قربان کرنے پر اس رسالہ کا نسیم بابر نمبر نکالا گیا۔ یہ ضخیم رسالہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں مکرم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے پیش کیا تو حضرت صاحب نے اسے A Unique Effort (ایک انوکھی کوشش) قرار دیا اور خاص طور پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ ان تمام تربیتی کوششوں کی ابتداء ہمارے والد صاحب کی محنت اور قربانی کی مرہون منت ہے اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

جب آپ ریٹائر ہوئے تو اس وقت تک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں احمدیہ بیت نہیں تھی۔ اور جماعتی مخالفت کی وجہ سے بیت کے لئے زمین بھی لینا مشکل تھا۔ آپ نے وہاں سے نقل مکانی سے قبل ایک دس مرلہ کا پلاٹ اس شہر کے ایک بڑے محلہ اسلام پورہ میں خریدا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ زیادہ احمدی گھرانے یہیں رہتے تھے اور پھر اسے نصف قیمت پر جماعت کے نام منتقل کر دیا۔ بعد میں وہیں احمدیہ بیت اور مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا۔

آپ کو باغبانی کا بے انتہا شوق تھا۔ قادیان کے موجودہ احمدیہ محلہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی ہمسائیگی میں بہشتی مقبرہ کی جانب ڈھاب کے کنارے پر آپ نے 1937ء میں 21-22 مرلہ پر مکان بنوایا اور اپنے بچوں اور اہلیہ کو تعلیمی اور تربیتی اغراض کے لئے قادیان بھجوا دیا۔ اس مکان کے تقریباً نصف حصہ میں آپ نے پھلدار بوٹے اور پھول لگائے۔ پھلوں میں امرود۔ ناشپاتی۔ انار۔ انگور۔ شہتوت۔ انجیر اور لیموں شامل تھے۔ ان درختوں پر کثرت سے پھل آتا تو آپ فرماتے یہ جگہ پہلے حضرت بانی سلسلہ کے سیر کے راستہ پر واقع تھی اور یہ آپ کے قدموں کی برکت ہے کہ ہم اس قدر پھل حاصل کرتے ہیں۔ پھولوں میں گلاب۔ موتیا اور رات کی رانی کے بوٹے کثرت سے پھول لاتے۔ ربوہ میں بھی آپ نے خاکسار کے تحریک جدید کے کوارٹر نمبر 63 میں جہاں آپ خاکسار کے پاس رہتے اور پھر بعد میں دار العلوم غربی میں یہ ہابی جاری رکھی۔ بلکہ رشتہ داروں کے گھروں میں بھی ان کی درخواست پر پھل۔ پھول اور سبزیاں لگاتے۔ ساری عمر جہاں بھی رہے اپنے گھر کو خوبصورت پھولوں اور پھلوں کے پودوں سے سجائے رکھا۔

آپ کو زندگی میں کئی عوارض اور امراض لاحق رہے۔ کمر درد سالہا سال تک رہی پراسٹیٹ گلینڈز ہرنیا اور مثانے کی پتھری کے تین اپریشن کروائے لیکن سب تکالیف کو مردانہ وار برداشت کیا اور کبھی حرف شکایت منہ پر نہ لائے۔ آپ کی طبیعت میں لطیف مزاح کی حس بھی تھی۔ بچوں سے خاص طور پر محبت کرتے اور انہیں بیت الذکر میں بھی لے کر جاتے۔ بڑھاپے میں کمزوری کو دور کرنے کے لئے پنجیری کی قسم کی میٹھی چیزیں بعض خاص مقوی اشیاء ڈالکر بنواتے اور اس میں سے بچوں کو ہمیشہ دیتے۔

1924ء سے لے کر 1954ء تک یعنی تیس (30) سال تک آپ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر رہے اور آپ کو بے شمار ایسے مواقع ملے کہ اگر آپ چاہتے تو رشوت اور دوسرے غیر قانونی طریقوں سے مال و دولت اکٹھی کر لیتے لیکن آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 47ء سے 54ء تک ہم نے دیکھا کہ لوگ سالانہ امتحان کے موقعہ پر آکر اپنے بچوں کو پاس کرنے کے لئے نہایت عاجزی سے درخواست کرتے پیسے وغیرہ دیتے بلکہ بعض دفعہ آپ کے پاؤں پر گر پڑتے لیکن آپ ان سب چیزوں کو سخت ناپسند کرتے اور انتہائی حقارت سے ٹھکرا دیتے۔

آپ کو اپنے رب پر پورا توکل تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پہلے بیٹے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلسل سات بیٹیاں دیں لیکن ہر بیٹی کی پیدائش پر دلی انشراح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی بلکہ اپنے خاندان کی دو اور لڑکیوں اور ایک لڑکے کو بھی اپنے بچوں کی طرح لا کر گھر پالا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے توکل کو اس طرح بھی نوازا کہ آپ نے اپنی سات بیٹیوں اور تین بیٹوں کی خود شادیاں کیں۔ اور ان کو اپنے گھروں میں خوش و خرم دیکھ کر اس دنیا سے گئے۔ آپ نے اپنی اولاد کی اولاد اور پھر آگے ان کی اولاد یعنی پڑپوتوں اور پڑنواسوں کو دیکھا اور اپنی زندگی میں ان کے لئے دعائیں کیں۔ بفضل خدا یہ سب احمدیت سے وابستہ ہیں اور ان میں سے کئی ایک جماعتی خدمات بجالا رہے ہیں۔

ہمارے والد صاحب اپنی اولاد کی تربیت کے لئے ہمیشہ وعظ و نصیحت کرتے اور مار پیٹ سے سخت نفرت کرتے۔ گھر میں گالی تو دور کی بات ہے اگر کوئی کم بخت بھی کہہ دیتا تو برا مناتے اور کہتے اگر کہنا ہی ہے تو نیک بخت کہہ لیا کریں۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ آپ کے تینوں بیٹے وقف زندگی کریں۔ اس خواہش کے احترام میں میں نے اپنی تعلیم کے تیرھویں سال کالج میں زندگی وقف کی اور پھر شاہد کر کے مجھے پاکستان اور پاکستان سے باہر چار ممالک میں خدمت دین کی توفیق ملی۔

آپ جب سکول میں نویں دسویں کے لڑکوں کی کلاس لیتے تو اس میں سبق یاد نہ کرنے پر بدنی سزا بھی دیتے۔ لیکن وہی طلباء جب تعلیم مکمل کر کے اچھے عہدوں پر فائز ہوتے تو اس سزا کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتے اور بعض دفعہ شکریہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کے خط بھی لکھتے۔

جماعتی خدمت کے لئے ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے نظارت مال آمد میں کام شروع کیا لیکن چونکہ آپ کو ساری عمر کمر درد کی تکلیف رہی اس لئے کرسی پر دیر تک بیٹھنا آپ کے لئے ممکن نہ تھا اس لئے بادل نخواستہ آپ کو یہ خدمت جلد ہی چھوڑنی پڑی۔ اپنی بیٹیوں اور بعض دوسری قریبی رشتہ دار لڑکیوں کی شادی کے موقع پر انہیں کوئی دینی کتاب تحفہ میں دیتے اور بعض دفعہ وعظ و نصیحت پر مشتمل نہایت مؤثر تحریری ایڈریس بھی انہیں ساتھ دیتے۔ ایسے موقع پر ان کے لئے پنجابی اور اردو میں نہایت سادہ اور مؤثر شعر بھی کہتے۔

احمدیت کے اظہار میں آپ نے ہمیشہ پوری مردانگی کا مظاہرہ کیا۔ 1947ء میں نقل مکانی کے بعد جب آپ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے واحد ڈی۔ بی۔ ہائی اسکول میں بطور ہیڈ ماسٹر متعین ہوئے تو آپ نے سکول سٹاف سے پہلی ملاقات میں ہی سوال کیا کہ آپ میں سے کوئی احمدی ہے۔ اتفاقاً سکول کے سیکنڈ ماسٹر سید پیر محمد صاحب احمدی تھے۔ اس سے آپ کو اور بھی خوشی ہوئی۔ سب سے بہتر آدمی وہ ہے کہ جسے نیک کاموں کی توفیق ملے اور اس کی عمر بھی لمبی ہو۔ آپ نے کئی لحاظ سے دینی اور جماعتی خدمات کی توفیق پائی جن کا ذکر مذکورہ بالا سطور میں اختصار سے کیا گیا ہے۔ اور پھر آپ نے 92 سال کی لمبی عمر بھی پائی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ دعا ہے کہ وہ آپ کی خدمات سلسلہ کو قبول فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر آپ پر ڈالتے ہوئے آپ کو بخش دے اور جنت میں آپ کو حضرت بانی سلسلہ کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

OOO

آپ کا خط ملا

مکرم رشید احمد طیب صاحب مربی سلسلہ چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر سے لکھتے ہیں۔

مکرمی و محترمی سیفی صاحب (سلام)

خدا کرے کہ آنمکرم بخیر و عافیت ہوں۔ آمین

مورخہ 97-11-8 کی شام کو 97-11-6 کا الفضل ملا۔ دیگر مضامین کے مطالعہ کے دوران آنمکرم کا انٹرویو دربارہ محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ نظر سے گزرا۔ حقیقی بات ہے کہ پہلے تو محض یہ سوچ کر کہ اب تک خدا کے فضل سے محترمہ سکینہ صاحبہ کے بارہ میں اتنے مضامین آچکے ہیں اس لئے یہ نہ بھی پڑھا تو خیر ہے آگے گزر گیا۔ لیکن جب دیگر اخبار پڑھ چکا تو اس انٹرویو کا مطالعہ شروع کیا۔ جوں جوں آگے بڑھتا گیا۔ بحیثیت ایک واقف زندگی، آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔ اور احساس ہوا کہ شکر ہے کہ اس کے پڑھنے سے محروم نہیں رہا۔ اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ ایک نوبیاہتا کم عمر اہلیہ کی عظیم الشان قربانی، محنت اور پھر عمر بھر اپنی زندگی ایک واقفہ کی طرح گزار دینا۔ نئی نسلوں کے لئے ایک زبردست سبق ہے۔

یوں تو ہر احمدی مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ یہی سوچ کر گزارے کہ اس نے اپنی جماعت اور خدا کے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ اور کس طرح سے وہ اسے اپنے دین کے لئے مفید بنا سکتا ہے۔ لیکن واقفین زندگی کی ذمہ داری تو اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ بالخصوص ایسے واقفین جن کی نئی نئی شادیاں ہوئی ہیں۔ یا ہونے والی ہیں۔ ان کو خود بھی اور ان کی بیگمات کو بھی اگر اب تک موقع نہیں بھی ملا تو اب ضرور الفضل 97-11-6 میں شائع شدہ اس انٹرویو کو ضرور پڑھیں۔ اور ادارہ الفضل سے نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ خدا کے فضل سے جماعت میں اس وقت بھی بہت سے بزرگ واقفین اور خادمان دین موجود ہیں۔ جن کی زندگیاں دوسروں کے لئے مشعل راہ بن سکتی ہیں۔ براہ نوازش ایسے بزرگوں کے اس قسم کے تفصیلی انٹرویو کا اگر سلسلہ شروع ہو جائے تو یہ ادارہ کا ہم پر احسان عظیم ہو گا۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بھٹی ایڈووکیٹ و سابق صدر ضلع اٹک شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم راجہ طاہر احمد صاحب کے دل کا بائی پاس اپریشن 97-11-20 کو لندن میں ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ ادارہ LUMS کے پروگرام کے بارے میں داخلہ کا اعلان الفضل میں آچکا ہے۔ اب LUMS اپنے دونوں پروگرام کے بارے میں "انفارمیشن سیشن" مورخہ 26۔ نومبر 97ء کو اپنے کیمپس واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں صبح ساڑھے دس بجے سے شام 5 بجے تک منعقد کر رہا ہے۔ والدین اور طلبہ جو اس میں شرکت کے خواہاں ہیں وقت مقررہ پر وہاں پہنچ جائیں۔ داخلہ فارم بھی وہیں سے مل سکیں گے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز (Niml) نے نئے سیشن میں داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل زبان کے کورسز آفر کر رہا ہے۔ (1) M.A (عربی فارسی اردو) (2) سرٹیفکیٹ اور ڈپلومہ (عربی بھاسا، چینی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، جاپانی، روسی، تاجک، ترکش، ازبک، دری، ہندی وغیرہ) فارم وغیرہ ادارہ سے 100 روپے کے عوض یا 130 روپے کے عوض بذریعہ پوسٹ حاصل کئے جاسکتے ہیں فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 دسمبر 1997ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن

انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 24- نومبر 1997ء

12-30	رات- جرمن سروس
1-30	چلڈرنز کارنر کوئز تحریک پاکستان حصہ چہارم-
2-00	کوئز- لجنہ چک 99 شمالی بمقابلہ چک 98 شمالی-
2-30	درس کلام الٰہی- نمبر23 (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-25	چینی زبان سیکھئے-
5-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر- کوئز تحریک پاکستان حصہ چہارم-
6-00	لقاء مع العرب-
7-00	اراؤنڈ دی گلوب- نمائش دست کاری لجنہ پاکستان 1995ء
8-00	اردو کلاس-
9-00	چینی زبان سیکھئے-
10-00	حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر- کوئز تحریک پاکستان حصہ چہارم-
12-00	درس کلام الٰہی- نمبر23 (1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن-
1-30	کوئز- لجنہ- چک 99 شمالی بمقابلہ چک 98 شمالی-
2-00	لقاء مع العرب-
3-00	اردو کلاس-
4-00	سپورٹس- نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ-
5-05	تلاوت- خبریں-
5-30	نارویجین زبان سیکھئے-
6-00	انڈونیشین زبان سیکھئے-
7-00	بنگالی پروگرام-
8-00	ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت صاحب-
9-00	لقاء مع العرب-
10-00	ترکی پروگرام-
11-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30	اردو کلاس-

منگل 25- نومبر 1997ء

12-30	رات- جرمن سروس-
1-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب سے-
2-00	تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
3-00	ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت صاحب-
4-25	نارویجین زبان سیکھئے-
5-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30	چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
6-00	لقاء مع العرب-
7-00	سپورٹس نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ-
8-00	اردو کلاس-
9-00	نارویجین زبان سیکھئے-
10-00	ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30	چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
12-00	پشتو پروگرام-
1-00	تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-00	لقاء مع العرب-
3-00	اردو کلاس-
4-00	طبی معاملات- ملیریا- مہمان- ڈاکٹر لطیف اے قریشی-
4-30	ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ-
5-05	تلاوت- خبریں-
5-30	فرنچ زبان سیکھئے-
6-00	انڈونیشین پروگرام-
7-00	بنگالی پروگرام-
8-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00	لقاء مع العرب-
10-00	نارویجین پروگرام-
11-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30	اردو کلاس-

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ہفتہ عمومی

14- تا 20 نومبر 97ء ہفتہ عمومی منایا جا رہا ہے۔ مرکزی ہدایات کے مطابق یہ ہفتہ بھرپور انداز میں منا کر جلد رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مطالعہ کتاب

نومبر 97ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب
عہد نبوی کے مسلمان بچے
مقرر کی گئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اس کا مطالعہ کروائیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 21- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 23 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے توہین عدالت کا بل معطل کر دیا ہے اور صدر مملکت کو حکم دیا ہے کہ بل پر دستخط نہ کریں۔ حکومتی ٹیم صدر مملکت کو 40 منٹ تک بل پر دستخط کرانے کی کوشش کرتی رہی۔ لیکن صدر مملکت نے انکار کر دیا سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی تھی کہ مذکورہ بل بدنیتی پر مبنی ہے۔ سپریم کورٹ کے اختیارات بھی سلب کر لئے گئے جو آئین کے منافی ہے۔ جس پر چیف جسٹس نے صدر۔ وزیر اعظم سیکرٹری قانون اور اٹارنی جنرل کو نوٹس جاری کر دیئے۔

○ ایوان صدر کے ترجمان نے کہا ہے کہ توہین عدالت ترمیمی بل پر دستخط کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ وسیع تر مفاد میں کیا جائے گا۔ نہ کہ کسی فرد کے مفاد کو مدنظر رکھ کر۔ صدر مملکت کو 30 دن کی مدت میں دستخط کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ صدر نے راجہ ظفرالحق اور شہباز شریف پر مشتمل وفد سے ملاقات کی لیکن بل پر دستخط کرانے پر آمادہ کرنے کی کوشش ناکام ہو گئی۔

○ وفاقی کابینہ نے فیصلہ کیا کہ جسٹس سجاد علی شاہ نے صدر مملکت کو توہین عدالت کے ترمیمی بل پر دستخط کرنے سے روک کر توہین پارلیمنٹ کی ہے۔ پارلیمنٹ انہیں سزا دے سکتی ہے۔ صدر کا مؤاخذہ کرنے اور چیف جسٹس کی پارلیمنٹ طلبی کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ نواز شریف کی زیر صدارت کابینہ کے ہنگامی اجلاس میں حلیف جماعتوں کے سربراہوں۔ چیئرمین سینٹ۔ سپیکر قومی اسمبلی اور استحقاق کمیٹیوں کے سربراہوں نے خصوصی شرکت کی۔ پارلیمانی پارٹی نے کابینہ کے فیصلوں کی توثیق کر دی۔ صدر کی طرف سے حکومت کو دوبار انکار کرنے پر اجلاس کے شرکاء نے شدید تنقید کی۔ اور پارلیمنٹ کی بالادستی قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق صدر مملکت کے مؤاخذہ اور چیف جسٹس کے خلاف تحریک استحقاق کے پروگرام مؤخر کر دیئے گئے ہیں قبل ازیں کابینہ اور پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں دونوں فیصلے کئے گئے تھے۔ لیکن بعد میں چیف آف آرمی سٹاف کی مداخلت پر ان پر عملدرآمد روک دیا گیا۔

○ ملک میں بدلتی ہوئی سیاسی صورتحال کے پیش نظر 375 اہم سیاست دانوں اور بیورو کریٹس کے بغیر اجازت بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ ہوائی اڈوں پر امیگریشن اور سرکاری ایجنسیوں کے اہلکاروں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ فہرست میں بڑے صنعتکار اور تاجر بھی شامل ہیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری سے چیف جسٹس سپریم کورٹ نے اپیل کی ہے کہ ان کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ اس لئے ان کے تحفظ کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائیں۔

○ غیر ملکی ذرائع ابلاغ نے پاکستان کی تازہ سیاسی صورتحال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بحران شدید ہو گیا ہے۔ صورتحال میں تیزی سے تبدیلی آ رہی ہے۔ جس سے جمہوری نظام کو بھی خطرہ ہے۔ حکومت عدلیہ تنازعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ حکومت مفلوج ہو کر رہ گئی ہے اور اگر وزیر اعظم توہین عدالت کے مجرم پائے گئے۔ تو انہیں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ ریڈیو تہران کے مطابق موجودہ محاذ آرائی جمہوری نظام کے خاتمے کا شاخسانہ بھی ہو سکتی ہے۔ بی بی سی کے مطابق وزیر اعظم پر فرد جرم عائد ہونے کے بعد آئینی بحران اور زیادہ شدت اختیار کر گیا ہے۔

○ وکلاء کی نمائندہ تنظیموں نے چیف جسٹس سجاد علی شاہ کو جان سے مار دینے کی دھمکی کے خلاف ملک گیر ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا۔ اکرم شیخ کی پٹائی کے خلاف احتجاج۔ ہڑتال اور دھرنا چیف جسٹس کے حق میں بدل دیا گیا ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ رات گئے صدر کو فوری طور پر ہٹانے کا پروگرام ملتوی ہو گیا ہے۔

○ متبادل وزیر اعظم کے طور پر مسلم لیگ نے میاں اظہر کو نامزد کر دیا ہے۔ پنجاب کی قیادت بھی تبدیل ہو جائے گی۔ شہباز شریف کی جگہ چوہدری شجاعت کا کوئی نمائندہ لے گا۔ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں میاں اظہر کو 110 اور دوسرے امیدوار کو 70 ووٹ ملے۔

○ سندھ اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اور سابق صوبائی وزیر پیر مظہرالحق کو 5 سال قید اور 10 لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ مظہرالحق کے ساتھی سکے ڈی اے کے سابق مینیجنگ ڈائریکٹر کو بھی پانچ سال قید اور 10 لاکھ جرمانہ عدم ادائیگی کی صورت میں دو سال قید بامشقت بھگتنا ہو گی۔ پیر مظہرالحق کو سنٹرل جیل بھیج دیا گیا ہے۔

○ پیر پگاڑا صاحب نے کہا ہے کہ وزیر اعظم کو کچھ وقت کے لئے سرکاری مسافر خانہ میں جانا ہو گا۔ چیف جسٹس کے خلاف سپریم کورٹ میں درخواست آکسیجن کے مترادف ہے۔ صدر صاحب کو بھی چھٹی پر جانا ہے۔ پہلے عدلیہ سے ہاتھا پائی ہوتی رہی۔ اب وہ حساب کتاب پورا کر رہی ہے۔ اور سب سے بدلہ لیا جا رہا ہے۔ کراچی کی مار دھاڑ اسلام آباد پہنچ گئی ہے۔ نواب زادہ نصراللہ خود ہی کالعدم ہو گئے ہیں۔ یوسف ہارون نگران وزیر اعظم ہو سکتے ہیں۔

○ محترمہ غنویٰ بھٹو نے کہا ہے 1997ء کے الیکشن میں نواز شریف سے ملاقات کرنا اور لاڑکانہ سے بیگم نصرت بھٹو کے مقابلے میں کھڑے ہونا میری بڑی غلطی تھی۔

○ لاہور ایرپورٹ کی پرانی عمارت گر پڑی۔ سینکڑوں مسافر بال بال بچ گئے۔

○ مسلم لیگ لاہور کا اجلاس ہوا جس کی صدارت مسلم لیگ لاہور کے صدر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے معاون خصوصی چوہدری اختر رسول نے کی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ جج کوئی نبی نہیں ہوتا کہ اس بارے میں رائے نہ دی جا سکے۔ متنازعہ فیصلے قبول نہیں۔ اب پوری قوم توہین عدالت کرے گی۔ اجلاس میں وزیر اعظم نواز شریف کے ساتھ مکمل یک جہتی کا اظہار کیا گیا۔

○ حکومت اور عدلیہ تنازعہ کی وجہ سے گذشتہ 10 روز سے سول سیکرٹریٹ پنجاب میں کام ٹھپ ہو کر رہ گیا ہے۔ وزراء اور افسران کی اکثریت تھوڑے وقت کے لئے دفتر آتی ہے۔

○ لاہور فیصل آباد روڈ پر مسافر "ڈاکوؤں" نے پولیس کانسٹیبل اور کنڈیکٹر کو قتل کر کے نیو خان کمپنی کی بس لوٹ لی۔ مسافروں سے ہزاروں روپے اور قیمتی سامان لوٹ لیا گیا گوجرانوالہ میں لاکھوں روپے ڈاکوؤں نے لوٹ لئے اور مزاحمت کرنے پر ایک دوکاندار کو قتل کر دیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو سیاسی صورتحال سے بے نیاز ہو کر کل سویڈن چلی جائیں گی۔ سویڈن میں لیڈر شپ سیمینار میں شرکت کریں گی۔

○ سپریم کورٹ کے ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ چیف جسٹس نے صدر مملکت کو اپنی حفاظت کے لئے کوئی خط لکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ چیف جسٹس کو ایک دھمکی آمیز خط ملا تھا جو صدر مملکت کو بغرض اطلاع بھجوا دیا گیا۔

○ حکومت عدلیہ محاذ آرائی کے باعث تمام سرکاری محکموں میں بھرتی روک دی گئی ہے۔ محکمہ صحت میں ڈاکٹروں اور محکمہ تعلیم میں انگلش ٹیچروں اور دوسرے سٹاف کی بھرتی کے لئے درخواستوں پر بھی عملدرآمد معطل رہے گا۔ اور متعلقہ وزراء نے اس ضمن میں مثبت احکامات بھی جاری کر دیئے تھے۔

○ گھی ایک ہفتہ میں تیسری بار مہنگا کر دیا گیا ہے۔ 16 کلو گرام کے ٹین کی قیمت میں 16 روپے اضافہ ہوا ہے۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
39/1 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207
فون 213261

● ہر قسم کے لیڈیز اور جنٹس کپڑے کیلئے
● نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور ● ٹرپل جارجٹ کے بر قعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 213100

جرمن سیلڈ و لوکل ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں بایوکیمک ادویات،
شوگر آف ملک، خالی ٹیوبز و ڈراپرز نیز ہومیو پیتھک کتب کی بارعایت خرید کا باعتماد ادارہ
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
771
213156

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379